بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

اے جہان منتظر خوش باش کا مدلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۱۶

سلسلۃ القدیم جلد ۵ — نمبر ۱۶

۲۴ ۔ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء

گرچہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیان بیبنی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | جمعرات | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰؏

معاونین درجہ اول جنکو عام پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ۵؏

معاونین درجہ دوم جنکو ۶؏ پر جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ۱۰؏

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۳؏

عام قیمت مابعد ۴؏ فی پرچہ ۲؍ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی ۔ نمونہ کی پرچہ کے واسطے ۱؍ کا ٹکٹ آنا چاہیئے ۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر ۔

لوکل ۔ ۔ ۔ ۴؏ ۔ افریقہ ۔ ۔ ۔ ۵؏

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت ماست
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا ۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھدان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھدان محمّداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں ۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۴ - صفر ۱۳۲۴ھ مطابق - ۱۹ - اپریل ۱۹۰۶ء۔

خدا کی تازہ وحی

۱۴ - اپریل ۱۹۰۶ء - (۱) رؤیا ۔ دیکھا کہ طاعون ترقی کر رہی ہے

(۲) دو مرتبہ الہام ہوا ۔ زلزلہ آیا ۔ زلزلہ آیا ۔

(۳) عالم خواب میں ایسا محسوس ہوا ۔ کہ زلزلہ آرہا ہے (۴) الہام ہوا "اِنَّا اَرسلنا اِلیکم رسولاً شاھداً علیکم کما اَرسلنا اِلیٰ فرعون رسولاً"

ترجمہ ۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ۔ جو تم پر شاہد ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا ۔

۱۳ - اپریل ۱۹۰۶ء - تَاللّٰہِ لقد اٰثرکَ اللّٰہُ علینا وَاِنْ کنّا لخٰطِئین

ترجمہ ۔ اللہ کی قسم ۔ بے شک خدا نے تجھے ہم پر برگزیدہ کیا ہے اور ضرور ہم خطا کار تھے ۔

۱۵ - اپریل ۱۹۰۶ء - رؤیا ۔ دیکھا کہ ایک بڑا سانپ ہے ۔ جس کی گردن گمھ (مرغابی) کی طرح بڑی ہے ۔ وہ میرے پیچھے دوڑا ۔ میں ایک اونچی جگہ دیوار پر چڑھ گیا اور اس کو مخاطب کر کے کہا ۔

خدا قاتل تو باد ۔ مرا از دست تو محفوظ داراد

اس کے بعد یہ نظارہ دیکھا کہ گویا میں اُس سانپ پر سوار ہوں اور اس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے ۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اُلٹ کر مجھے کاٹے ۔ تب میں نے زیادہ تر سر کے قریب اس کو پکڑا تا کہ وہ کاٹ نہ سکے ۔ فقط

فرمایا ۔ اس رؤیا میں کسی فتنہ کی خبر دیگئی ہے کوئی مخفی دشمن ہے جو کسی رنگ میں نیش زنی کرے گا ۔ مگر نامراد رہے گا ۔

۱۶ - اپریل ۱۹۰۶ء - الہام ۔ اِنّی حفیظک

یعنی میں تیری نگہبانی کروں گا ۔

تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ

زلزلہ کی پیشگوئی

(چونکہ زلزلہ کے متعلق دوبارہ سہ بارہ الہامات ہوئے ہیں اور نیز پچھلی دفعہ اس نظم کے لکھنے میں کچھ غلطی ہوگئی تھی اس واسطے دوبارہ یہ نظم درج اخبار کی جاتی ہے ۔ یہ نظم ایک لاکھ پرچہ پیسہ اخبار میں بھی شائع ہو چکی ہے ۔

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
غیر کیا جانے کہ غیرت اُس کی کیا دکھلائے گی
وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشان کی پنج بار
طالبو! تم کو مبارک ہو کہ اَب نزدیک ہیں
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اے مرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب
گرچہ ہم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
اے مرے یار یگانہ اے مرے جان کی پناہ
پھر بہارِ دین کو دکھلا اے میرے پیارے قدیر
دن چڑھا ہے دشمنانِ دین کا ہم پر رات ہے
دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جان بھی ہے زیر و زبر
چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمرے اے ناخدا
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
اک نشان دکھلا کہ اب دین ہو گیا ہے بے نشان
میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
جب مرے ہوش غم سے دین کے ہیں جاتے رہے
چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف
کون روتا ہے کہ جس سے آسمان بھی رو پڑا
صبر کی طاقت جو تھی وہ اے پیارے اب نہیں
دوستو! اُس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
اک بڑی مدت سے دین کو کفر تھا کھاتا رہا
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسمان گاتا نہیں
خدمتِ دین کو گنوا بیٹھے ہو بغض و کین سے وقت

زلزلہ کیا اِس جہان سے کوچ کر جانے کے دن
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
خود بتائیگا انہیں وہ یار بتلانے کے دن
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن
اُس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن
اَب تو تھوڑے رہ گئے دجّال کہلانے کے دن
گود میں تیری ہوں ہم اُس خونِ دل کھانے کے دن
فضل کا پانی پلا اُس آگ برسانے کے دن
کر وہ دن اپنے کرم سے دین کے پھیلانے کے دن
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن
اے مرے سورج دکھا اس دین کے چمکانے کے دن
اک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنے کے دن
کب تلک پہلے چلی جائیں گے ترسانے کے دن
کیا مرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دن
آگئے اِس باغ پر اے یار مُرجھانے کے دن
ورنہ دین میت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن
دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن
آگئے ہیں اَب زمین پر آگ بھڑکانے کے دن
طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن
پھر زمین بھی ہو گئی بیتاب تھرانے کے دن
لرزہ آیا اس زمین پر اس کے چلانے کے دن
میرے دلبر اَب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
اَب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
اب تو ہیں اے دل کے اندھو دین کے گُن گانے کے دن
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

* خدا تعالیٰ کے اصل لفظ جو مجھ پر نازل ہوئے ہیں وہ یہ ہیں "چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار" یعنی پانچ مرتبہ غیر معمولی طور پر زلزلہ آئیگا ۔ جو اپنی شدت میں نظیر نہیں رکھتا ہوگا ۔ خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی

ڈائری

القول الطیّب

(رقم زدہ اکمل صاحب آف گولیکی)

۷۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک۔ کے معنے ایک شخص نے پوچھے۔ تو فرمایا۔ ایک پل میں عرش بلقیس کے آجانے میں استبعاد کیا ہے۔ اصل میں ایسے اعتراض ان لوگوں کے دلوں میں اٹھتے ہیں اور وہی ایسی باتوں کی تاویل کرنے پر دوڑتے ہیں۔ جن کا خدا تعالےٰ کی قدرتوں پر پورا پورا یقین نہیں آتا۔ ہم تو یہی جانتے ہیں۔ الم تعلم بانّ اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر۔ ایک واقعہ کا انکار صرف اپنے جیسوں کے ناقص تجربے کی بنا پر نہایت بری بات ہے۔ دیکھو جب تک تار برقی نہ نکلی تھی۔ اس وقت اگر کوئی بیان کرتا۔ کہ ایک سیکنڈ میں اتنی دور تک خبر پہنچ جاتی ہے تو کون یقین کرتا۔ مگر اب جب مشاہدہ میں آگیا تو سب نے مان لیا۔ ویسے ہی خدا کی لاانتہا قدرتوں کا احاطہ کون کر سکتا ہے۔ جب معمولی باتیں انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ تو خدا کے بعض اشغال اگر سمجھ میں نہ آئیں تو ان کا انکار نہیں چاہیئے بلکہ سچے دل سے ایمان لانا چاہیئے۔ کیونکہ جتنا کسی کو خدا پر یقین ہو۔ اتنی ہی وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جیسی ایمان کی حالت ہو اتنا ہی اسے اسباب میں ڈالتا ہے۔ خود ہم نے خدا کی ایسی قدرتوں کے نمونے دیکھے۔ دیکھو عبد اللہ سنوری والا کرتا جس پر بغیر کسی ظاہری اسباب کے سرخ نشان پڑ گئے تھے اور ہم نے کشف میں دیکھا کہ دستخط کراتے ہوئے بارگاہ الٰہی سے وہ چھینٹا پڑا۔ ایسا ہی دانت میں سخت درد تھا طبیب نے مشورہ دیا۔ علاج دندان اخراج دندان مگر بعد ازاں الہام ہوا۔ فاذا مرضت فہو یشفین۔ تو معاً وہ درد جاتا رہا۔ ایسا ہی میں ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا۔ حتیٰ کہ سورہ یٰسین بھی تین دفعہ سنائی گئی۔ میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ کچھ تسبیحیں پڑھ کر دریا کی ریت اور پانی بدن پر ملوں۔ چنانچہ ایسا کرنے پر وہ بیماری جاتی رہی خدا پر کامل ایمان پیدا کرو۔ تاکہ ایسے شبہات سے نجات ہو یہ خلاصہ ہے اس تقریر کا جو حضور علیہ السلام نے فرمائی۔

(ضروری)۔ عرض کیا کہ جب کوئی مسلمان مرجائے تو اس کے بعد جو فاتحہ خوانی کا دستور ہے اسکی شریعت میں کوئی اصل ہے یا نہیں فرمایا نہ حدیث میں اس کا ذکر ہے نہ قرآن شریف میں نہ سنت میں۔ عرض کیا گیا کہ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ دعائے مغفرت ہی ہے۔ فرمایا نہ اسقاط درست نہ اس طریق سے دعا ہے۔ کیونکہ بدعتوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

احمدی گولیکی گجرات پنجاب

جھوٹے رسول کاذب کا بد انجام

جموں کے مدعی نبوت کا قصہ عبرتناک ناظرین گذشتہ اخبار میں مطالعہ کر چکے ہیں کتاب دافع البلاء میں جو پیش گوئی اس کے متعلق شائع کی گئی تھی۔ اس کی عبارت بالتفصیل صفحہ ۳ پر درج کی گئی ہے۔ اور اس کے انجام کے متعلق جو دوسرا خط جموں سے آیا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اخبار منارۃ المسیح میں اس بدقسمت نے یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ حضرت مرزا صاحب ہی مسیح الدجال ہے۔ یہ کتاب ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کے آخر میں چھپی تھی اور اس کی اشاعت کو ہنوز ایک سال ہی ہوا تھا کہ اس پر ایسا عذاب وارد ہوا۔ کہ مرتے وقت وہ خدا سے بھی منکر ہو کر واصل جہنم ہوا پیش گوئی کے الفاظ ایسی صراحت سے پورے ہوئے کہ جس طرح پہلے سے لکھا گیا تھا۔ اس کو قولنج بھی ہوئی اور حلق بھی بند ہوا۔ اور جب مرض طاعون کی پیش گوئی کے رسالہ کے ساتھ اس کا ذکر بطور مثال کے پیش کیا گیا تھا۔ اسی مرض طاعون میں ہی وہ گرفتار ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کا نوازش نامہ شرف صدور لایا نہایت خوشی ہوئی [illegible] چراغدین کے حالات دریافت کرنے کے واسطے آج میں اس کے مکان کی طرف جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں یعقوب مسیحی امریکن مشن کے پادری سے ملاقات ہوئی یہ شخص اس کا بڑا انیس تھا چراغ دین عموماً اس سے مجلس رکھتا تھا۔ یعقوب مسیحی اس کی تصانیف کا از حد ثناخواں ہے۔ چراغ دین نے نور الہدےٰ منارۃ المسیح چھپوا کر شائع کی تھی۔ اور ایک کتاب اعجاز محمدی کے چھپوانے کے درپے تھا۔ کچھ کاپیاں بھی لکھی گئی تھیں اور کتاب چھاپہ خانہ میں جا چکی تھی مگر اجل نے اُسے فرصت نہ دی وہ کامیاب نہ ہوا۔ اعجاز محمدی میں چکڑالوی اور سر سید احمد صاحب اور حضرت مرزا صاحب کا تذکرہ ہے۔ یعقوب کہتا ہے کہ اگر کوئی مرزائی اسے بغور دیکھے تو اس کے دیکھنے کے بعد وہ مرزائی نہیں رہ سکتا کتاب کیا موتیوں کی لڑی ہے وہ خواہشمند ہے کہ یہ کتاب کسی طرح چھپ جائے۔ حتیٰ کہ اپنی جیب سے چھپوانے کو تیار ہے۔ منارۃ المسیح اکبر مسیح نے چھپوائی تھی۔ اس نے دو صد پچاس روپیہ اپنی گرہ سے صرف کئے تھے۔ اس کی کتابیں ایسی ہیں کہ کسی شخص کو اس کی طرز تحریر گراں نہیں گذرتی اس نے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام "اغراض مرزا" رکھا ہے۔ اُسے اعجاز محمدی کے چھپنے کے بعد چھپوانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ اگر یہ شخص زندہ رہتا تو کچھ کا کچھ کر کے دکھا دیتا۔ مگر خدا نے اُسے مہلت نہیں دی غرض یعقوب اس کا نہایت مداح ہے میرے خیال میں یہ شخص مسیحی سنت کی طرح باریک پالیسی پر چلتا تھا۔ زندگی میں اس کی حالت نہایت ردی اور ذلیل تھی اس کی عورت پر لوگ یاری آشنائی کا الزام لگاتے تھے۔ ممکن ہے کہ وہ اس کی زندگی میں ہی خراب ہو۔ یہ شخص مقروض تھا۔ اس کی حالت یہاں تک گری ہوئی تھی۔ کہ اس کی اور اس کے بچوں کی تکفین پر چندہ کیا گیا تھا۔ یعقوب مسیحی سے مل کر بعد ازاں میں چراغ دین کے مکان پر پہنچا۔ وہاں اس کی عورت اور دو ایک محلہ دار عورتیں موجود تھیں ان سے دریافت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ بروز ہفتہ چراغدین کے دونوں لڑکے فوت ہوئے سوموار ۱۰ بجے کے قریب وہ اپنے بچوں کا افسوس کر رہا تھا کہ بخار میں مبتلا ہو گیا۔ عورتوں کا خیال ہے کہ اُسے طاعون نہیں ہوا۔ بلکہ وہ بچوں کے غم والم سے مرا ہے۔ بخار کے بعد اس نے کھانا چھوڑ دیا تھا۔ گاہے گاہے ساگودانہ کے چند کا شاک کھلائے گئے۔ بعد میں وہ بھی نہیں۔ بیماری کے دوسرے روز مسہل کرایا مگر پاخانہ نہ آیا۔ پھر تیسرے روز مسہل کرایا گیا۔ اور قبض کشا نہ ہوئی۔ اس کی زبان سیاہ ہو گئی تھی۔ چوتھے روز اس نے الہام میں سنگترہ اور گلاب کے پھول دیکھے۔ صبح اس نے اپنی خواب کے مطابق ایک سنگترہ اور دو غنچہ گلاب کے منگائے۔ اتفاق سے گلاب کے پھول دستیاب نہ ہوئے۔ سنگترہ کی کوئی ایک پھاڑی اس نے کھائی۔ اس کے بعد کے روز اس نے انار منگایا اور اس کے بھی چند دانہ کھائے۔ ساتویں روز اُسے نمونیا ہو گیا۔ سینہ پر بہت سا بلغم جم کر بعض دفعہ سانس رکتا تھا۔ نویں روز بدھ وار ۴۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو وہ مر گیا۔ مرنے سے پیشتر اس سے پوچھا کہ کسی چیز کی خواہش ہے۔ تو اس نے برف مانگی۔ چنانچہ لا کر تھوڑی سی کھلائی گئی۔ دوران بیماری میں اس نے ایک دو گھونٹ دودھ پیا۔ عام رائے یہی ہے کہ اس نے کچھ نہیں کھایا اور پاخانہ مطلق نہیں آیا۔ ڈاکٹر کہتا ہے۔ کہ شروع میں اسے پلیگ فیور تھی اور ساتویں روز اُسے نمونیا پلیگ ہو گیا۔ کل نو روز بیمار رہا ہے۔ دوران بیماری میں اس کا پیٹ پھول گیا تھا مرنے کے بعد تو اچھا خاصہ سوج گیا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر رات رکھا جاتا۔ تو پیٹ شاید پھول کر پھٹ جاتا۔ بدھ کو وہ چار بجے مرا ہے اور اسی وقت دفن کیا گیا تھا بیماری سے پہلے بہت لوگوں کے روبرو اُس نے بچوں کے افسوس میں کہا کہ اب خدا بھی میرا مخالف ہو گیا ہے ایام بیماری میں بھی گاہے گاہے ایسے لفظ بولتا رہا ڈاکٹر کے روبرو کہا کہ اب خدا پر مجھے کوئی امید نہیں۔ یہ کہنے پر کہ خدا فضل کرے گا۔ اس سے فضل مانگو۔ عموماً وہ ایسے الفاظ بولتا تھا جو کچھ مینے تحریر کیا ہے۔ نہایت تحقیقات سے دریافت کیا ہے اور بالکل راست ہے۔

راقم عاجز قاضی عبد الرحیم۔ نقشہ نویس محکمہ نہر جموں

مورخہ ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۶ء

حضرت مسیح کا ایک خط

معزز ناظرین بدر - ایدکم اللہ تعالیٰ۔ کوئی ساڑھے تین سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ پنجاب کی ایک مشہور درس گاہ کے صاحبزادے نے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور عریضہ لکھا جس کا مضمون اس کے جواب سے ظاہر ہے۔ حضرت نے کمال توجہ سے دو ورق اپنے دستِ مبارک سے نوازش نامہ لکھ کر ارسال فرمایا جو تا حال پبلک پر ظاہر نہ ہوا۔ میں نے بڑی مشکل سے اس کی نقل بہم پہنچائی۔ امید ہے۔ کئی سعید روحیں اس سے مستفید ہوں گی آپ کا نیاز مند۔ محمد ظہور الدین۔ اکمل آف گولیکے ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم حافظ ... صاحب سلمہ ربہ۔ ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۲ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط پہنچا۔ واضح ہو کہ اکثر لوگ دعا کے اصول سے بے خبر ہیں۔ اس لئے اپنے مقاصد سے محروم رہتے ہیں۔ دعا میں یہ شرط ہے۔ کہ اس شخص سے جس سے دعا کروانا چاہتا ہے اور جو حقیقت میں مقبول درگاہ الہی ہے پورا پورا تعلق ارادت اور محبت کا پیدا کرے اور اس پر ثابت کر دے کہ وہ ایسا ہی ہے تا دعا کرنے والے کی توجہ کامل طور پر اس کی طرف ہو جائے۔ کیونکہ جو لوگ خدا کے مقبول بندے ہوتے ہیں وہ زبانی باتوں سے متوجہ نہیں ہو سکتے جب تک سچی ارادت مشہود نہ کریں اور کسی کو وفادار نہ پائیں۔ پھر دوسری دعا کے لئے یہ شرط ہے کہ ایسے شخص سے جو بطور شفیع درمیان ہو کر دعا کرتا ہے۔ ہرگز ہرگز اس سے جلدی نہ کی جائے گو سات سال ہی گذر جائیں۔ جو دنیا کی عمر کا ایک عدد ہے۔ ایسے لوگ بہت امید سے کہا جاتا ہے۔ کہ آخر اپنے مطلب کو پاتے ہیں۔ مگر جلدی کرنے والے اپنے مطلب کو نہیں پاتے۔ دوسرے یہ کہ چونکہ آسمان سے ایک انقلاب کا ارادہ ہو رہا ہے کہ تا غلط کار اور بدعتی مسلمانوں کو کم کرے اور سچے مسلمان جو کتاب اللہ کے موافق چلتے ہیں۔ ان کو زیادہ کرے تو پھر آپ دنیا کے اسباب سے ڈر کر کیوں اس سلسلہ سے دور رہتے ہیں کیا بجز خدا تعالیٰ کے کوئی اور بھی قادر ہے جس سے ڈرنا چاہئے۔ یقین ہے کہ اگر آپ سچے دل سے پورے جوش سے پورے صدق سے پورے وفا سے اس سلسلہ میں داخل ہوں تو کچھ مدت کے بعد خدا تعالیٰ آپ کے لئے کچھ بندوبست کر دیگا۔ کیونکہ زمین و آسمان دونوں اس کے اختیار میں ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھلے کھلے طور پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا اور اپنے مال دولت اور اقارب کی کچھ بھی پروا نہ کی۔ آخر تیس ۳۰ برس کے بعد خدا نے ان کو بادشاہ کر دیا جو شخص مرد بن کر خدا کی طرف آتا ہے اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ گو کچھ دیر کے بعد ہی ہو۔ اور جو شخص مخلوق سے ڈرتا ہے اس کی عزت جناب الہی میں نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ شرک پر ہے مخلوق کو خدا کا شریک سمجھتا ہے۔ ایسا شخص ہمیشہ ناقص الدین رہتا ہے۔ مداہنہ سے زندگی بسر کرتا ہے۔ صحبت میں نہیں رہ سکتا ڈرتا ہے۔ کہ کسی کو اطلاع نہ ہو۔ دیکھو طاعون کے دن ہیں غضب الہی مشتعل ہے۔ اول حق کو خوب تحقیق کر لو۔ اور پھر اپنی سب عزت اس پر قربان کر دو۔ اور اس کے لئے دکھ اٹھاؤ۔ گالیاں سنو۔ تا آسمان پر تمہاری عزت ہو۔ اور عقدہ سربستہ کھل جائے والسلام

غلام احمد - ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۲ء

بخدمت مسیح موعود و مہدی معہود

اے پناہِ دینِ حق اے مہدیٔ آخر زمان
اے امام الاتقیا اے رہبر والا مکان
اے کہ از فضلِ خدا گردو دعائت مستجاب
رحمتش نازل شود بر روئے تو از آسمان
ذات پاکت گشتہ بہر طالبان معرفت
چشمۂ فیضانِ حق شد تربیت وارثان
حلم در فق و بردباری ہست ذاتی جوہرت
دشمناں را نیک خواہی دوستاں را مہربان
بیکساں را دستگیری گمرہان را راہ نما
بحر عرفانِ تو جاری گشت بہرِ این و آن
اولیا را خاتمی و حجۃ اللہ بر زمین
ظلِ سبحانی و خوانِ معرفت را میزبان
دین و ملت را تو لی حامیٔ و ناصر بالیقین
ناخدائے کشتیٔ اسلام ہستی بے گمان
از دست پامال کردی فتنۂ دجال را
آرے ہستی عیسٔے موعودِ شاہ مرسلان
آمدی آنگہ کہ تاریکی عصیان گشتہ بود
بر رخِ عالم محیط و دین ہمچوں داستان
احمد مختار در کشفت مدام آموز گار
عقل اول سایہ افگن بر وجودت ہر زمان
پاکبازان مستفیض از فیض بے پایان تو
عالماں بے بدل بر آستانت مدح خوان
قوت قدسیہ ات شد باعث نور و ضیا
شوکت اسلام پیدا گشت باز اندر جہان
گشت از کلکت نمایاں نور فرقان حمید
کیش باطل گشت مدفون زیر تیرہ خاکدان
گرچہ اندک در دبستان جہان آموختی
لیک بخشیدت خدا اعجاز در تازی زبان
در حقائق بے عدیلی در معارف بے مثال
بر تو گردد منکشف از عونِ حق سرِ نہان
تیغ برہانِ تو از شمشیر آہن تیز تر
زیں سبب نبود ترا حاجت بہ شمشیر و سنان
بہر آزار تو کوشید ند اعدائیت مگر
صدق تو پیدا شد و بردند خسران و زیان
دہریہ و آریہ بہیشت سپر انداختند
عیسوی و نانکی بگریختند از امتحان
مولویان مخالف ہم نہ کردند ابتہال
پیش رب ذو المنن تا کذب شان گشتی عیان
خبر چراغ[1] و دستگیر و اسمٰعیل و لیکھرام
آتھم و جعفر کہ بود او ساکن ہندوستان
ایں ہمہ از مرگ خود کردند ثابت بر جہان
کہ خدائے پاک داری طاقت و تاب و توان
منکسف شد آفتاب و منخسف شد ماہتاب
در مہِ رمضان تا کہ از بہر تو باشد نشان
دابہ و طاعون ظاہر گشت وقتِ دعوتت
فی الحقیقت شد گواہ بر صدق تو کون و مکان
چوں تو کے ناید امامی تا قیامت بعد ازیں
بر دشمنان جان تو افتند عذابِ جان ستان
از نشان ہائے صداقت من ترا بشناختم
چہرہ ات دیدم چو دانستم کہ ہستی راز دان
مدتے شد گشتہ ام در پنجۂ شیطان اسیر
آمدم اکنوں مگر از نفس امارہ بجان
ملجا و ماوی نمے یابم بجز دروازہ ات
کن دعا حاصل شود تسکین خاطر آنچنان
کز تکالیفِ زمان ناید غمے بر خاطرم
واز سرورِ جان فزا باشم بدنیا در جنان

خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ احمد دین منشی فاضل زمیندار شادیوال ضلع گوجرات حال نقلنویس دفتر ضلع سیالکوٹ

ضروری بات

منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر احباب اپنا پورا پتہ نمبر خریداری اور رقم منی آرڈر درج کر دیا کریں۔ کیونکہ اس کے بغیر بڑی دقت ہوتی ہے۔ کثرت کام کی وجہ سے بعض وقت کوپن پر منی آرڈر سے نقل کرنا بھول جاتا ہے اور عدم پتہ ہو کر وہ منی آرڈر امانت میں رکھنا پڑتا ہے اور اس شخص کے حساب میں روپیہ جمع نہیں ہو سکتا جو کہ بھیجتا ہے اگرچہ ایسی رقموں کو بھی درج حساب در درج اخبار کر دیا جاتا ہے تاہم فرستندہ کے نام پر درج نہیں ہو سکتیں۔ مینجر

[1] چراغ الدین سکنہ جموں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین

کیا دعویٰ بے دلیل قابل قبول ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیا کے سامنے اس بات کو پیش کیا جائے۔ کہ اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔ اور یہی ہے۔ جس کے سچے اور مستحکم اصولوں پر چل کر انسان نجات حاصل کرتا ہے اور یہ نہیں کہ نجات کسی امید موہوم کے ساتھ وابستہ ہے۔ بلکہ نجات نقد پیش کرتا ہے۔ کہ اسی دنیا سے نجات یافتہ انسان کو اس کے اظلال اور آثار محسوس ہونے لگتے ہیں۔ اور اس کے علامات ظاہر ہو جاتے ہیں اور بہشتی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ یعنی دنیا ہی میں بشارتیں عطا ہوتی ہیں۔ حزن و خوف ان سے دور کیا جاتا ہے۔ ان کو استقامت ملتی ہے۔ ملائکہ کا نزول ان پر ہوتا ہے اور آئندہ کی خبریں ان کو بتلائی جاتی ہیں۔ پس دعوے تو اتنا بڑا دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے۔ اور دلیل کوئی نہ دی جائے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور نجات اسی میں ہے یہ صرف دعویٰ ہے۔ جب تک اس پر دلیل نہ ہو۔ یہ دعوے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اور دلیل یہی ہے۔ کہ کوئی ایسا شخص پیش کیا جاوے۔ جو اسلام پر پوری طرح عمل درآمد کرنے سے وارث الجنۃ اور نجات یافتہ کہلانے کا مستحق ہو اور اس میں وہ سب باتیں موجود ہوں جو ایک نجات یافتہ شخص میں ہوا کرتی ہیں یعنی اسے دنیا میں ہی بشارتیں عطا ہوتی ہیں۔ حزن و خوف اس سے دور کیا گیا ہو۔ استقامت بدرجۂ اولیٰ اس میں موجود ہو۔ ملائکہ کا اس پر نزول ہوتا ہو۔ اور آئندہ کی خبریں اس کو بتلائی جاتی ہوں۔ سو الحمد للہ۔ کہ آج ہم میں ہمارا امام موجود ہے جس میں یہ سب باتیں موجود ہیں۔ اور جس کا وجود اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر ایک کافی و شافی دلیل ہے اور وہ کل دنیا کے لئے برہان ہے۔ پس کسی اخبار کے ایڈیٹر کی یہ تجویز پیش کرنی کس قدر لغو ہے۔ کہ ریویو آف ریلیجنز میں اسلام کی اشاعت کے متعلق تو مضامین لکھے جائیں مگر حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ بیچ میں نہ ہو۔ گو ریویو کے کارکنان نے بھولے بھٹکوں کو قریب لا سکنے کی خوشی میں ایسی تجویز کو حضرت امام علیہ السلام کی منظوری کے بعد قبول بھی کر لیا ہو اور یہ بھی انکی فراخ دلی اور فراخ حوصلگی کی علامت ہے تاہم اہل وطن کو مناسب نہ تھا کہ وہ ایسی بات پیش کرتے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ کوئی کہے۔ دعوے تو پیش کرو مگر دلیل نہ پیش کرو۔ مذہب کا اصلی مطلب ہے۔ بندہ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر دینا۔ اور یہی نجات ہے۔ اور یہی نکتہ ہے۔ جہاں اسلام کی اصلی چمک نظر آتی ہے۔ اور سارے مذاہب کی تکذیب ہو اور اسلام کی صداقت پر مہر لگتی ہے اور یہیں آ کر سارے مذاہب شکست فاش کھا جاتے ہیں ورنہ مختلف باتوں پر دہ۔ طلاق وغیرہ پر توجہ میگوئیاں چلی جاتی ہیں۔ اور نہ یہ کسی مذاہب کی صداقت کے معیار قطعی طور پر قرار پا سکتے ہیں ان باتوں پر تو بحث کرنے سے صرف مطلب ہے۔ اسلام کا حسن ظاہر کرنا اور اس کے مختلف اصولوں کی خوبیوں کا مخالفین پر اظہار کر دینا۔ مگر ان اصولوں کی خوبیوں اور حسن کو اس مذہب کی صداقت کی تائید میں پیش کر سکتے ہیں۔ مگر صداقت کا سارا دار و مدار ان پر نہیں ہو سکتا۔ صداقت کا دار و مدار اسی پر ہے کہ جو مذاہب اپنی صداقت منوانا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ بندہ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرا دے۔ صرف لفاظی سے نہیں۔ بلکہ واقعی طور پر۔ اور ایسے وجود پیش کرے جو اس کے اصولوں پر کاربند ہو کر باخدا انسان بن گئے اور نجات پا گئے۔ تا وہ اس کے دعوے پر بطور دلیل کے ہوں۔ ورنہ دعوے بلا دلیل ہے۔ یوں تو یہودی اور عیسائی وغیرہم بھی نجات نجات پکارتے ہیں۔ مگر وہ دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل نہیں چنانچہ خدا کے کلام میں نہایت فصیح و بلیغ طور پر حجت تمام کی گئی ہے۔

وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصٰرٰی تلک امانیھم۔ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین

ترجمہ۔ اور ان اہل کتاب نے جو کہا کہ یہودیوں اور نصرانیوں کے سوائے کوئی بہشت میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔ ان کے یہ ڈھکوسلے ہیں (خیالی پلاؤ ہیں) ان سے کہہ دو کہ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو۔ تو کوئی برہان یعنی دلیل پیش کرو۔ برہان سے یہی مراد ہے کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم ہی وارث الجنۃ ہیں۔ اور نجات یافتہ ہیں تو کوئی ایسا شخص پیش کرو جس میں نجات یافتہ لوگوں کی علامات پائی جاتی ہوں۔ جس پر نزول ملائکہ ہوتا ہو۔ اور اسے آئندہ کی خبریں بتائی جاتی ہوں۔ اور استقامت سے اُسے حصہ ہو اور حزن و خوف اس سے دور کیا گیا ہو اور اُسے بشارتیں عطا ہوتی ہوں تا وہ شخص تمہارے مذہب کی صداقت پر بطور دلیل اور برہان کے ہو اور اگر یہ نہیں تو پھر یہ دعویٰ نرے ڈھکوسلے اور خیالی پلاؤ ہیں جن کو کوئی قبول نہیں کر سکتا۔ اب دیکھو یہاں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے اس طرح دوسرے مذاہب پر حجت تمام کی اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا یہی تو ثبوت ہے۔ کہ ہر زمانے میں اور اب بھی خدا تعالیٰ اسی طرح دوسرے مذاہب پر حجت تمام کرتا چلا آتا ہے کہ اسلام میں ہر وقت ایسے لوگ دنیا میں موجود رہے ہیں جن کا وجود ثابت کرتا رہا ہے کہ نجات اسلام ہی میں ہے اور ان میں چونکہ نجات یافتہ ہونے کی کل علامات موجود تھیں اس لئے وہ اسلام کی طرف سے بطور دلیل اور برہان کے تھے۔ الحمد للہ اس زمانہ میں یہی ہمارے امام و آقا علیہ السلام کے وجود میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی طرف سے برہان پیش کیا ہے پھر کس قدر بدنصیبی ہو کہ جس دلیل اور برہان کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی طرف سے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے ہم اُسے ہی چھپا دیں اور نرا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اگر نرا دعوے ہی پیش کرنا تھا۔ تو پھر امام کے وجود کی کیا ضرورت تھی۔ نعوذ باللہ منہا۔

یہی تو دلیل ہے کہ جہاں کُل مذاہب کا مُنہ بند ہو جاتا ہے۔ ؎

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے

ایک دفعہ ایک نوجوان جوشیلے آریہ نے مجھ سے ذکر کیا کہ انہیں اپنی سماج کی طرف اشارہ ہوا ہے کہ اس شہر میں لیکچر دیں اور آریہ سماج کی صداقت کو ثابت کریں۔ میں نے پوچھا۔ کہ مذہب کا اصلی مطلب کیا ہے۔ کہنے لگے کہ خدا سے ملنا۔ نجات۔ میں نے کہا کہ اگر اثنائے لیکچر میں کوئی من چلا آپ سے پوچھ بیٹھا۔ کہ کیوں صاحب کل مذاہب سے آپ ہمیں علیحدہ کر کے اپنے مذہب میں داخل تو کرنا چاہتے ہیں مگر پہلے یہ تو بتلائیں کہ آپ یا آپ کی سماج کے کسی بڑے مقدس ممبر نے خدا پا لیا۔ اور نجات حاصل کر لی ہو اور اس میں باخدا اور نجات یافتہ انسان کی کل علامات پیدا ہو گئیں تو آپ کیا جواب دیں گے۔ یہی کہ "نہیں" اگر کہو گے کہ "ہاں" تو اس شخص کو پیش کرو۔ اور نہیں کر سکتے تو آپ کے سارے دعوے نری لفاظیاں ہیں۔ ہرگز قابل قبول اور لائق اعتبار نہیں آپ کو دوسرے مذاہب پر کوئی فوقیت نہیں مل سکتی۔ جب تک آپ نجات یافتہ شخص بطور دلیل کے نہ پیش کریں۔ اس کے بعد ان آریہ صاحب کا لکچر ہوا۔ خدا جانے انہیں توفیق نہ ملی یا حوصلہ نہ پڑا۔ اگر انہوں نے میری پیش کردہ بات کا خیال رکھا تو انشاء اللہ العزیز تمام عمر لیکچر دینے کا حوصلہ نہیں پڑیگا۔

سو جب بلا دلیل کے دعویٰ پیش کرنا خود خدا تعالیٰ کے قول کے مطابق نرے ڈھکوسلے ہیں تو پھر کسی اخبار کے لائق ایڈیٹر کا اس بات پر زور دینا کہ دعوے بلا دلیل پیش کیا جائے۔ کیسا عجیب در عجیب ہے۔ کیا وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ مردہ اسلام دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے اور اگر یہ نہیں چاہتے بلکہ چاہتے ہیں کہ یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے، تو پھر محض زبان سے کہنا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے دعویٰ بلا دلیل ہے۔ جب تک نجات یافتہ شخص بطور دلیل کے نہ پیش کیا جاوے جس کا وجود اس بات کا ثبوت ہو کہ واقعی اسلام کا خدا زندہ خدا اور اسلام کا نبی زندہ نبی ہے اور قرآن کریم زندہ کتاب ہے۔ اور اس طرح اسلام کی زندگی پر مُہر لگ جائے اور ایسا شخص الحمد للہ کہ ہم میں موجود ہے اور وہی ہے جو آج

ہمارا امام ہے مگر آہ۔ کس بیدردی کے ساتھ کہا جاتا ہے۔ کہ اسی شخص کو دنیا کے سامنے نہ پیش کرو۔ دوسرے لفظوں میں گویا یہ کہ اسلام میں سے اس کی روح نکال کر بیجان نفس کو دنیا کے سامنے پیش کرو کیا یہ اسلام کی خیر خواہی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس دلیل کو جو خدا نے اسلام کی صداقت پر دنیا کے سامنے پیش کی ہے چھپاتا ہے۔ جو سخت غلطی ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ خدا تعالی کے زبردست ہاتھ نے خود ہی اس غلطی کی اصلاح کر دی اور اخبار کے ایڈیٹر صاحب جب اسلام کی زندگی کا نام آیا تو خود ہی نکل گئے افسوس ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود جو بطور برہان اور خنجر کے ہے۔ اس پر تو مسلمانوں کو ناز کرنا چاہیئے تھا کہ آج اس شخص کے وجود کو پیش کر کے ہم اس دنگل میں جو مذاہب کا لگا ہوا ہے کل مذاہب پر فتح پاتے ہیں۔ اس وجود کو تو بطور فخر اور ناز کے پیش کرنا چاہیئے۔ نہ کہ چھپانا چاہیئے۔ مجھے تو جب یہ خیال آجایا کرتا ہے۔ تو میری روح وجد کرنے لگتی ہے۔ کہ یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر کہ اس ضلالت کے طوفان میں کیسی مستحکم دلیل ہمیں عطا کی ہے خدا تعالی اس حجۃ الاسلام کو دیر تک ہم میں رکھے اور اسلام کا غلبہ اس شخص کے ہاتھ پر ہو۔ اور ہمیں اس شخص کے خدام میں خدا تعالی آخرت میں کھڑا کرے۔

الراقم

احمدؑ کے در کا بھکاری۔ بشارت احمدؐ عفی اللہ عنہ

چراغ دین کے متعلق پیشگوئی کے الفاظ

(منقول از دافع البلاء مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ء)

رات اسی شخص چراغدین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک اور زہریلہ اور اسلام کے لئے مضر ہے اور سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم اور اپنا کام یہ لکھا ہے کہ تا عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کراوے اور قرآن اور انجیل کا تفرقہ باہمی دور کر دے۔ اور ابن مریم کا ایک حواری بن کر یہ خدمت کرے اور رسول کہلاوے اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ قرآن شریف نے کبھی یہ دعوی نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کریگا بلکہ ان کتابوں کو محرف مبدل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے۔ اور تاج خاص الیوم اکملت لکم دینکم کا اپنے لئے رکھا ہے بعد ہمارا ایمان ہے۔ کہ یہ سب کتابیں انجیل توریت قرآن شریف کے مقابل پر کچھ بھی نہیں اور ناقص اور محرف اور مبدل ہیں اور تمام بھلائی قرآن میں ہے۔ . . . . اور آج آسمان کے نیچے بجز فرقان حمید کے اور کوئی کتاب نہیں۔ . . . . پھر باوجود ناتمام عقل اور ناتمام پاکیزگی کے یہ بھی کہنا کہ میں رسول اللہ ہوں یہ کس قدر خدا کے پاک سلسلہ کی ہتک عزت ہے۔ گویا رسالت اور نبوت بازیچہ اطفال ہے نادانی سے یہ نہیں سمجھتا کہ گو پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں اور رسول بھی ان کے زمانہ میں ہوئے تھے۔ جیسا کہ حضرت موسی کے ساتھ ہارون لیکن خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء اس طریق سے مستثنی ہے اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرا کوئی مامور اور رسول نہیں تھا اور تمام صحابہ ایک ہی ہادی کے پیرو تھے اسی طرح اس جگہ بھی ایک ہی ہادی کے سب پیرو ہیں۔ کسی کو دعوی نہیں پہنچتا کہ وہ لغو طور پر بعد رسول کہلاوے۔ . . . . قریباً تین سال سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ مگر اس نے (چراغدین) تو صرف چند ماہ سے پیدائش لی ہے اور میں اس کی شکل بھی اچھی طرح سے شناخت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کون ہے اور نہ وہ ہماری صحبت میں رہا۔ . . . . میں تو جانتا ہوں کہ وہ ان تمام کوچوں سے محروم ہے۔ نفس امارہ کی غلطی نے اس کو خود ستائی پر آمادہ کیا ہے۔ پس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے۔ . . . . چراغدین کی نسبت میں مضمون لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجکو خدائے عزّ وجل کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ **نزل به جبيز** یعنی اس پر جبیز نازل ہوا۔ اور اسی کو اس نے الہام یا رویا سمجھ لیا۔ جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اتر سکے۔ اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کمینگی اور فرومائگی اور بخل کا حصہ زیادہ ہو اور اس جگہ جبیز سے مراد وہ حدیث النفس اور اضغاث الاحلام ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں اور بخل کے آثار موجود ہیں اور ایسے خیالات خشک مجاہدات کا نتیجہ یا تمنا اور آرزو کے وقت القاء شیطان ہوتا ہے اور یا خشکی اور سوداوی مواد کی وجہ سے کبھی الہامی آرزو کے وقت ایسے خیالات کا دل پر القاء ہو جاتا ہے اور چونکہ ان کے نیچے کوئی روحانیت نہیں ہوتی۔ اس لئے الہی اصطلاح میں ایسے خیالات کا نام جبیز ہے اور علاج توبہ و استغفار اور ایسے خیالات سے اعراض کلی ہے ورنہ جبیز کی کثرت سے دیوانگی کا اندیشہ ہے۔ خدا ہر ایک کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ منہ۔

رات کو عین خسوف قمر کے وقت میں چراغدین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا۔ **اِنّی اذیب له۔ من یریب** میں فنا کر دوں گا۔ میں غارت کر دوں گا۔ میں غضب نازل کروں گا۔ اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا۔ اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوے سے توبہ نہ کی۔ اور خدا کے انصار میں جو سالہائے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عفو تقصیر نہ کرائی کیونکہ اس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی کہ اپنے نفس کو ان سب پر مقدم کر لیا۔ حالانکہ خدا نے بار بار براہین احمدیہ میں ان کی تعریف کی اور ان کو سابقین قرار دیا اور کہا۔ **اصحاب الصفة۔ وما ادراك ما اصحاب الصفة۔**

اور جبیز اس خشک روٹی کو کہتے ہیں کہ دانت اس کو نہ توڑ سکیں اور وہ دانت کو توڑے اور حلق سے مشکل سے اترے اور امعا کو پھاڑے اور قولنج پیدا کرے۔ پس اس لفظ سے بتلایا کہ چراغ الدین کی یہ رسالت اور یہ الہام محض جبیز اور اس کے لئے مہلک ہیں۔ مگر دوسرے اصحاب جن کی توہین کرتا ہے۔ ان پر مائدہ نازل ہو رہا ہے اور ان کو خدا کی رحمت سے بڑا حصہ ہے۔

مائدہ چیزیست دیگر خشک نان چیزے دگر
خوردنی ہرگز نباشد نان خشک اے بے ہنر
دوستان را مائدہ بدہند از مہر و کرم
پارہ ہائے خشک نان بیگانگاں را نیز ہم
نیز ہم پیش سگاں آں خشک ناں مے افگنند
مائدہ از لطف ہا پیش عزیزاں مے برند
ترک کن ایں خشک ناں را ہوش کن فرزانہ باش
گر خردمندی پئے آں مائدہ دیوانہ باش

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کے واسطے ایک مدرس جونیر ٹرینڈ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔
درخواستیں آویں بنام۔ سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء	۱۰۶۶	ارتضی علی صاحب	سے
۲۸ ″ ″	۸۲۵	محمد امام الدین صاحب	عا ۱۲ر
۲۸ ″ ″	۱۰۲۷	محمد فاضل صاحب	عا
۲۹ ″ ″	۱۰۸۸	رحمت علی صاحب	عا ۱۲ر
۲۹ ″ ″	۱۰۲۰	مہتاب الدین صاحب	عا ۱۴ر
۲۹ ″ ″	۲۰۰	محمد حسین صاحب	سے
۲۹ ″ ″	۱۰۱۱	سید نعمت علی شاہ صاحب	عا ۱۲ر
۲۹ ″ ″	۱۴۶	عبد اللہ صاحب	عا
۲۹ ″ ″	۹۹۵	قاضی عبد الرحیم صاحب	عا ۱۲ر
۳۱ ″ ″	۱۰۹۶	حافظ شیر محمد صاحب	عہ
۳۱ ″ ″	۵۵۰	محمد عبد الرحمان صاحب	عا ۸ر
۳۱ ″ ″	۶۶۶	غلام رسول صاحب	عا
یکم اپریل سنہ ۱۹۰۶ء	۱۰۹	خواجہ کمال الدین صاحب	عا
۲ ″ ″	۹۴۱	محمد افضل صاحب	عا ۱۲ر
۲ ″ ″	۹۴۳	یوسف علی صاحب	عا ۱۲ر
۲ ″ ″	۱۰۹۴	محمد خان صاحب	عا ۱۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ ربہٗ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میں آپکے اخبار گوہر بار میں چند سطور واسطے اندراج تحریر کر کر بھیجتا ہوں اُمید ہے ۔ آپ ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو جوڑ کر ضرور درج فرمادیں گے ۔ فقط ۔ والسلام

چشمہ مسیح کی اشاعۃ قصور میں

آپکے اخبار میں چشمہ مسیح کا اشتہار پڑھ کر جماعت احمدیہ قصور نے مشورہ کیا کہ چشمہ مسیح کی بہت سی کاپیاں منگوائی جاویں اور ان کو مفت تقسیم کرا دیا جاوے ۔ اور جس دجل کو پادری واعظین گلی گلی کوچوں کوچوں میں لیئے پھرتے ہیں اس کو طشت ازبام کیا جاوے ۔ چنانچہ اسی وقت چندہ جمع کر کے ۲۵ عدد کاپیاں قادیان سے منگوانے کیواسطے خط تحریر کر دیا گیا ۔ اور پھر جناب خان بہادر جناب شیخ میراں بخش صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و سب جج بہادر جو اس سلسلہ عالیہ سے نہایت درجہ کی دلچسپی رکھتے ہیں ۔ انہوں نے بھی ۲۵ عدد کاپیاں منگوا کر مفت تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء کو کل ۵۰ عدد کاپیاں بذریعہ وی پی پہنچ گئی تھیں ۔ پھر جلسہ ہوا کہ ایک عام جلسہ کیا جاوے ۔ اور اس میں چشمہ مسیح کو پڑھ کر سنایا جاوے چنانچہ اسی وقت ایک اشتہار بوجہ نہ ہونے پریس کے قلمی لکھکر تمام شہر کے دروازوں پر اور دیگر جگہ پر چسپان کیا گیا ۔ جس کا مضمون یہ تھا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک پادری کی کرتوت

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

صاحبان ۔ اہل اسلام اور عیسائیت کا مدت سے مقابلہ چلا آیا ہے مگر اب مذہب عیسوی کا خاتمہ قریب ہے ۔ کیوں کہ اب روشنی کا زمانہ آگیا ہے اور خود یورپ کے محققین نے انجیل پر حملے کرنے شروع کر دئے ہیں جو پبلک پر پوشیدہ نہیں ۔ مگر ہندوستان کے سیاہ رنگ کے پادری اب بھی مردہ خدا کو پیش کرتے ہیں حالانکہ مدت سے مر کھپ چکا ہے ۔ حال میں ایک پادری نے رسالہ ینابیع الاسلام نام لکھکر شائع کیا ہے ۔ جس میں اس نے مسلمانوں کے دل دکھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور قرآن پاک پر بیجا حملے کر کے اپنی اندرونی بخل کو ظاہر کیا ہے ۔ جس کو پڑھکر ہر ایک مسلمان کا دل کباب ہو جاتا ہے ۔ چنانچہ ینابیع الاسلام کا جواب اس باغیرت مرد نے یعنی ہمارے آقا و نامدار حضرت سیدنا بروح القدس حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام ثم قادیانی نے نہایت تہذیب اور حقائق و معارف سے تحریر فرمایا ہے ۔ اس لئے ہماری منشا ہے کہ اس کو عام پبلک میں جلسہ کر کے سنا دیا جاوے چنانچہ بروز جمعہ مطابق ۶ - اپریل ۱۹۰۶ء برمکان مرزا افضل بیگ صاحب مختار احمدی بیرون دروازہ موری ۵ بجے شام کے شروع ہوگا ۔ اس لئے آریہ و عیسائی و اہل اسلام کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف فرما کر روحانی فیض اٹھاویں

نوٹ ۔ کسی صاحب کو جلسہ میں بحث کرنے کی اجازت نہیں ہے

المشتہران

جماعت احمدیہ قصور ۔ ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء

۶ - اپریل ۱۹۰۶ء کو ۵ بجے شام مکان مرزا افضل بیگ صاحب مختار عدالت قصور جلسہ شروع ہوا ۔ ہم کو امید نہ تھی کہ لوگ آئیں گے ۔ کیوں کہ اس شہر کے لوگ دنیا کے کاموں میں غرق ہیں اور سود نے ان کے دلوں کو مسخ کر دیا ہوا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ بعض روحیں سعید الفطرت بھی ہیں ۔ لیکن ہماری اُمید کے برخلاف لوگ جمع ہو ہی گئے ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ مولوی غلام دستگیر قصوری کے مباہلہ کی موت نے لوگوں کے دلوں کو ہلا دیا ہے ۔ خیر ۵ بجے شام کے یہ عاجز جماعت کے حکم سے چشمہ مسیح کو سنانے کے واسطے اُٹھا اور باوازِ بلند سامعین کو سنایا گیا ۔ آریہ اور اہل اسلام کی تعداد اچھی ہوگئی تھی ۔ مگر افسوس مردہ پرست کچھ ایسے گھبرا گئے تھے کہ شکل تک نہ دکھائی ۔ بلکہ اوروں کو منع کر دیا کہ وہاں نہ جانا ۔ خیر ہم نے قریب ۷ بجے شام جلسہ برخواست کیا لوگوں نے بڑی خوشی سے سُنا ۔ بلکہ مجھ کو تو بعض روحیں مستعد پائی جاتی ہیں جلسہ میں جو لوگ آئے ہوئے تھے ۔ جاتے وقت سب کو ایک ایک کاپی چشمہ مسیح کی دی گئی ۔ یعنی جو لوگ پڑھ سکتے تھے ۔ باقی کاپیاں عیسائیوں کے گھروں میں ان کو پہنچا دی گئیں ۔ واعظ مسلمین جو شہر میں آتے ہیں ۔ ان کو بھی ایک ایک کاپی دیگئی اور شہر کے روساء اور وکلاء و دیگر عہدہ داراں جو ڈیشل وغیرہ کو بھی دی گئی ۔ گویا اس وقت قصور میں عیسائیوں کے واسطے ماتم کا دن ہو کیوں کہ ان کے مردہ خدا کی وہ قلعی کھولی گئی جس کو وہ چھپاتے پھرتے تھے ۔

مگر افسوس کہ بعض نام کے مسلمان اس جلسہ میں صرف اس واسطے شریک نہ ہوئے ۔ کہ یہ تصنیف آقائے نامدار حضرت سیدنا بروح القدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود قادیانی کی ہے ۔ بلکہ اسی پر بس نہیں کی ۔ اشتہار پڑھ کر گالیاں نکالی گئیں یہ نمونہ ہے ہمارے مخالفوں کا ۔ مگر وہ یاد رکھیں ۔ کب تک خدا کے نور کو سینہ کی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کریں گے ۔ وہ نہیں بجھیگا ۔ وہ تو جس کام کے واسطے آیا ہے ۔ اس کو پورا کر رہا ہے اور کر کے رہے گا ۔ اور یہ بزبان خود ہی غلام دستگیر قصوری کی طرح آپ مر کر اوروں کے واسطے راستہ صاف کر جاویں گے پھر کہتے ہیں ۔ کہ زلزلہ کیوں نہیں آیا ۔ ہم نے خود عذاب مانگتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور ان کو پہچان دے ۔ کہ تیرے مسیح موعود کو پہچان لیں ۔ والسلام ۔

خاکسار قاضی حبیب اللہ احمدی ۔ از قصور ۔ ۷ - اپریل ۱۹۰۶ء

اشاعت میگزین کیواسطے ایک تجویز

مجھے ۲۲ کا بدر ملا ۔ اس میں اخویم مولوی محمد علی صاحب کا خط ہے ۔ آپ مجھے کوئی فہرست ایسی دے سکتے ہیں ۔ جہاں جماعت ہو ۔ پنجاب ۔ ہندوستان ۔ بنگال ۔ بمبئی ۔ حیدرآباد ۔ سب کی ۔ الحکم سے بھی آپ امداد لے سکتے ہیں ۔ ایسی فہرست پہنچنے پر ایک خاص انتظام کروں گا ۔ یا تو ڈیپوٹیشن یا کچھ اور ۔ میں نے ارادہ کیا ہے ۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک سو اپنے پاس سے خرچ ڈیپوٹیشن میں دوں ۔ اگر مولوی محمد علی صاحب اس تجویز کو پسند فرمادیں ۔ یا مجھ سے سو روپیہ فنڈ میں لے لیں ۔ ۹ ہزار روپیہ دو ہزار پرچوں کے لئے درکار ہے ۔ ۹۰ شخص سو سو روپیہ دیدیں تو سہل ہے ۔ ۹۰ شخص ایسے ہیں اور ضرور ہیں ۔ میں تو بہت کم حیثیت شخص ہوں ۔ صرف ۲۵ روپیہ تنخواہ پاتا ہوں ۔ جب میں پیٹ کاٹ کر سو روپیہ دیتا ہوں ۔ تو حیف ہے ۔ مجھ سے عیالدار کے مقابلہ میں اور لوگ چندہ کیوں نہ دیں ۔ آپ مجھے اس کے متعلق لکھیں کہ کیا تدبیر کی جائے آیا ڈیپوٹیشن مناسب ہے یا فہرست کہاں اور ایسے اشخاص کو لکھنا مناسب ہے ۔ ذوالفقار

رسید زر

۲۲ - مارچ ۱۹۰۶ء ۔ ۹۴۷ ۔ محمد بخش صاحب عا
۲۲ ۔ " " ۔ ۹۸۳ ۔ محمد شریف صاحب ۱۲ر
۲۲ ۔ " " ۔ ۲۵۸ ۔ حافظ محمد دین صاحب ۸ر
۲۲ ۔ " " ۔ ۔ اللہ لوک صاحب ۳ر
۲۲ ۔ " " ۔ ۔ نورالدین صاحب ۸ر
۲۵ ۔ " " ۔ ۵۴ ۔ مرزا غلام حیدر بیگ صاحب عہ ر
۲۵ ۔ " " ۔ ۵۱ ۔ شیخ فضل کریم صاحب عا
۲۶ ۔ " " ۔ ۱۰۳ ۔ محمد نصیر علی شاہ صاحب عا ۱۲ر
۲۶ ۔ " " ۔ ۱۶۸ ۔ عبداللہ و اللہ بخش صاحبان عا ۱۲ر
۲۶ ۔ " " ۔ ۱۹۱ ۔ علی بخش صاحب ۸ر
۲۷ ۔ " " ۔ ۶۷۸ ۔ مستری امام الدین صاحب عا ۸ر
۲۷ ۔ " " ۔ ۶۷۹ ۔ محمد الدین صاحب عہ
۲۸ ۔ " " ۔ ۱۰۱۸ ۔ منشی عبدالحی صاحب ۸ر

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

کی علالت، حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لیے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

خدا کی رحمت اور نماز جنازہ

جب مولوی صاحب مرحوم فوت ہوئے تو قریباً ۲½ بجے دن کا وقت تھا اور جونہی کہ مولوی صاحب کی روح نے پرواز کیا ایک ایک سرخ رنگ کا بادل مغرب سے اٹھا اور رفتہ رفتہ تمام محیط آسمان ہو گیا۔ اور جونہی کہ مولوی صاحب کا جنازہ مدرسہ کے نزدیک کھلے میدان میں لے گئے اور کثرت سے لوگ جنازہ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ اس وقت نرم سی آندھی چلنی شروع ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوا ہر طرف سے آتی ہے اور عین مولوی صاحب کے جنازہ کی جگہ اس کا زور کم ہو جاتا ہے۔ ہوا کی اس خاص حرکت میں ایک قوت ارادی پائی جاتی تھی گویا کہ خدا کے فرشتے ہوا کو دھکیل کر اس جگہ لاتے تھے تاکہ وہ بھی اس مبارک انسان کے جنازہ میں شامل ہوں اور اس سچے مومن پر صلوٰۃ کہیں اور خدا سے اس کے لئے رحمت اور مغفرت کے طلبگار ہوں۔ اور جونہی کہ مولوی صاحب کے منہ پر سے کفن اتارا گیا تاکہ لوگ آپ کا مبارک اور نورانی چہرہ دیکھیں۔ آسمان سے بوندیں ٹپکنی شروع ہوئیں۔ چونکہ یہ مولوی صاحب کی آخری زیارت تھی اس لئے قریباً سب احباب جو اس جگہ موجود تھے اپنے جوش محبت سے چشم پر آب تھے اور بعض بے اختیار ہو کر رو رہے تھے اور آسمان سے بھی جو قطرے گرتے تھے وہ بالکل رونے سے مشابہ تھے گویا کہ اس وقت ہمارے سامنے ایک ایسے مومن کا نمونہ تھا کہ جس کے مرنے پر زمین اور آسمان دونوں روتے تھے۔

مولوی صاحب کے انتقال کے بعد آسمان پر بادلوں کا چھا جانا بالکل ایک غیر معمولی امر تھا۔ یہ بادل ۱۱ اکتوبر بعد از دوپہر سے شروع ہو کر اگلے روز صبح کے قریب گیارہ بجے تک رہے۔ یعنی جب کہ مولوی صاحب کو دفن[1] کر چکنے سے ہم لوگ فارغ ہوئے اور اس سے پہلے ہی مطلع بہت سے دنوں سے برابر صاف تھا۔ اور کوئی بارش کا موسم نہ تھا اور بعد میں بھی صاف ہی رہا۔

[1] مولوی صاحب کا جنازہ چونکہ قریب شام پڑھا گیا تھا اور قبر تیار نہ تھی اس لئے اگلی صبح کو دفن کئے گئے۔ منہ

جیسے کہ پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ حضرت اقدسؑ کی طبیعت چوٹ لگنے کے باعث بہت سا خون نکل جانے کی وجہ اور کئی راتوں کی بے خوابی اور بے آرامی سے بہت ضعیف اور کمزور تھی اور بوجہ دوران سر اور ضعف قلب کے اور بھی اس قابل نہ تھے کہ سیڑھیاں چڑھ سکیں یا اتر سکیں اور یہی وجہ تھی کہ چونکہ مولوی صاحب موصوف اوپر کے چوبارہ میں رہتے تھے۔ جہاں کہ انہوں نے اپنی بیماری کے ایام کاٹے۔ حضرت اقدسؑ نے بارہا چاہا اور کوشش کی کہ ان کو اوپر کی منزل میں بحالت بیماری جا کر دیکھیں۔ مگر آپ ان کو نہ دیکھ سکے۔ لیکن جب مولوی صاحب کا انتقال ہو گیا حضرت اقدس نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس عزیز کا جنازہ خود نہ پڑھیں اور وہ پیارا جس کے علاج میں کسی قسم کا دقیقہ کوشش کا آپ نے نہ چھوڑ رکھا تھا (اور جن کی کہ ۱۵ روز تک ایسی مہلک بیماری میں زندگی بھی حضرت اقدس کی دعا ہی کا نتیجہ تھی) آپ نے یہ نہ چاہا کہ اس مرحوم کیلئے اس آخری دعا اور خدمت میں حصہ نہ لیں۔ اس لئے حضرت اقدس اپنے اوپر جبر کر کے اور بہت ہی تکلیف گوارا کر کے کشاں کشاں نیچے اترے اور نماز جنازہ کے لئے تشریف لے گئے

جس وقت کہ حضرت اقدس اس مرحوم کے جنازہ کے پاس پہنچے اس وقت کا نظارہ بھی قابل ذکر ہے۔ کثرت سے لوگ جنازہ کے لئے جمع تھے جونہی کہ حضرت اقدس پہنچے۔ مولوی صاحب کی نعش تک دو رویہ قطاریں لوگ کھڑے ہو گئے تاکہ حضرت مرحوم تک پہنچ سکیں۔ اس وقت مولوی صاحب مرحوم کے منہ پر سے کفن ایک طرف کیا گیا۔ حضرت اقدسؑ کچھ عرصہ تک مرحوم کے چہرہ کی طرف دیکھتے رہے اور مرحوم کے لئے دعا میں مشغول رہے۔ اس وقت ایسے محسن آقا کو اپنے جان نثار خادم کے سرہانے کھڑے دیکھ کر (جس نے کہ اپنے عشق [illegible] کو انتہا کو پہنچایا اور اس بزرگ نے بھی اپنی مہربانی اور الطاف کا ایک ایسا نمونہ دکھایا کہ وہ آئندہ نسلوں کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ ہو گا) سب حاضرین کے دل رقت سے بھر آئے اور سب پر ایک محویت کا عالم چھا گیا اور بعض دوست اور عزیز اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکے اور پھوٹ پھوٹ کر روئے یہ وقت بھی حضرت اقدس کیواسطے ایک بڑا نازک وقت تھا اور یہ ایک سخت ابتلاء اور آزمائش کی گھڑی تھی اور یہ ایک ایسا امتحان تھا جس سے کہ سوائے خدا کے پاک بندوں کے اور کوئی پورے طور پر عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

اب میں ایک عام مشاہدہ کی بات پیش کرتا ہوں۔ جس کسی کا ادنیٰ سا قبیلہ یا خویش و اقارب یا سوسائٹی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے بھی یہ حالت دیکھی ہو گی کہ اگر کسی دنیادار کا کوئی عزیز سخت بیمار

[1] حضرت اقدس کا الہام ہے "دست تو دعائے تو ترحم ز خدا" پھر کیسا مبارک ہے وہ کہ جس کا جنازہ خود حضرت مسیح موعود پڑھیں

ہو اور وہ بیماری کے ایام میں باوجود کوشش کے اسے نہ دیکھ سکا ہو اور اگر اسے دیکھنا نصیب ہوا ہو تو بعد مرگ جب اس کا جنازہ لے جا رہے ہوں۔ ہر ایک نیک طینت اور شریف انسان جو انسانی حالات کی مختلف کیفیات کو اپنے لئے ایک سبق حاصل کرنے کے لئے مطالعہ کرنے کا عادی ہے یا لوگوں کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے ایسے مواقع میں شامل ہوتا ہے وہ اس نظارہ کو اور جو ایسے وقت میں دل کی حالت ہوتی ہے خوب سمجھ سکتا ہے اور جیسے کہ وہ اس واقعہ کو پڑھے گا۔ اس کی آنکھوں کے آگے وہ نظارہ پھر جائے گا جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایسی حالت میں والدین اور رفقا اکثر بے صبری کا اظہار کرتے ہیں یا ان کے منہ سے یاس اور ناامیدی کے کلمات نکلتے ہیں یا ان کو رونے اور چلانے کے سوائے اور کچھ نہیں سوجھتا مگر حضرت اقدس نے کمال صبر اور رضا بالقضاء کا نمونہ دکھایا کہ اس درد انگیز حالت کے وارد ہونے پر بھی سوائے اس کے کہ مرحوم کے لئے دعا کی اور کوئی لفظ منہ سے نہ نکالا۔ حالانکہ مرحوم مولوی صاحب حضرت اقدس کو اپنی اولاد بلکہ اس سے بھی زیادہ عزیز تھے۔ اور ان کی محبت اس مرحوم کے ساتھ اس کے والدین سے بھی زیادہ تھی اور نماز جنازہ بڑے استقلال سے خود پڑھائی اور اس میں مرحوم کے لئے بہت دیر تک دعائے مغفرت کرتے رہے۔ اللّٰھم اغفرہ واکرم نزلہ۔ واجعل مثواہ آمین۔

شدت ابتلا میں رضا با خدا

اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت اقدسؑ کو مولوی صاحب مرحوم کی مفارقت سے بہت صدمہ ہوا اور جنازہ پڑھ کر جب گھر تشریف لے گئے۔ تو فرمایا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین جیسے پاؤں کے نیچے سے نکلتی جاتی ہے جیسے کہ زلزلہ آتا ہے۔ اور یہ بلحاظ بشریت کے ضروری تھا۔ کیونکہ حضرت اقدس کو مولوی صاحب مرحوم سے جو محبت تھی کسی دنیاوی رشتہ میں اس کی نظیر ملنی محال ہے۔ باوجود اس قدر صدمہ کے آپ کی زبان سے ہر وقت سوائے خدا تعالیٰ کے صبر اور شکر کے اور کوئی کلمہ نہ نکلتا تھا۔ بلکہ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ گھر میں مستورات کو خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے اور اس کی تقدیر سے سچی صلح کرنے کے لئے اور اس کو اپنا رب اور مربی سمجھنے کے لئے ہر وقت تلقین کرتے تھے اور یہ حضرت اقدسؑ کی دعا و نصائح ہی کا نتیجہ تھا کہ مستورات نے خصوصاً مولوی صاحب کی ہر دو بیویوں نے جن کا کہ بہت بڑا سہارا مولوی صاحب کے دم سے تھا (کیونکہ ان کی اولاد بھی کوئی نہ تھی)۔

[1] مگر خدا کے فضل سے مولوی صاحب کی روحانی اولاد کثرت سے ان کے لئے دعا کرنیوالی۔ اور ان کی روح کو ثواب پہنچانیوالی اب بھی موجود ہے یعنی وہ لوگ جنہوں نے آپ کے فیض صحبت سے اسلام کو اور اسلام کے سچے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے سچے نائب امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پایا۔

کوئی جزع وفزع نہ کیا جیسے کہ عام طور پر اس ملک میں مستورات کا دستور ہے۔

اس وقت مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کا نقشہ یاد آتا ہے کہ جو حدیث میں سرور کائنات کے فرزند ابراہیم کی وفات کے تذکرہ میں مذکور ہے۔ حضرت اقدسؑ کی مولوی صاحب کے وفات کے موقعہ پر وہی حالت تھی۔ جو اس دردناک واقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی ہوگی۔ جو کہ آں حضرت کے مفصلہ ذیل الفاظ سے پائی جاتی ہے۔ جو اس پیارے بچے کی نعش کو جوش محبت سے بوسہ دینے کے بعد حضور نے فرمائے۔

ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا مایرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون

یعنی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے بھرا ہوا ہے اور ہم اس واقعہ پر سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہتے کہ جو کچھ کہ اللہ تعالےٰ نے کیا ہم اس پر راضی ہیں اور اے ابراہیم تیرے فراق سے ہم غمگین ہیں۔

رضا بالقضاء کا ثمرہ

عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے صدمات سے جیسے کہ حضرت اقدسؑ کو پہنچا۔ بعض لوگ مارے غم کے نیم دیوانہ ہوجاتے ہیں اور بعض کے اعصاب کو اس قدر ضعف پہنچتا ہے کہ گویا جوانی میں بوڑھے ہیں اور بوڑھے موت کا منہ دیکھتے ہیں یا زندہ درگور ہو جاتے ہیں اور بعض طرح طرح کے عوارض اور بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یا کم از کم کئی روز تک ان کو اس غم اور فکر سے نجات نہیں ہوتی اور ہر وقت یہی تذکرہ اور رونا ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس کی قضا و قدر پر سچے دل سے راضی ہوجاتے ہیں۔ ان پر اس کی رحمتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے دل پر ایک ٹھنڈک اور سکون نازل کرتا ہے۔ ایک آن کی آن لئے بتقاضائے بشریت ان کے دل پر صدمہ ہو تو ہو مگر اس کے بعد فوراً ان کے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قوت اور شجاعت دی جاتی ہے اور وہ صبر اور استقلال کے ساتھ اس مصیبت کو برداشت کرتے ہیں اور وہ ایک آن کے لئے بھی خدا تعالیٰ پر بدظن نہیں ہوتے اور اس کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہوتے۔ اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اول تو ان بدنتائج سے محفوظ رکھتا ہے (جن سے کہ ایک دنیادار اور خدا کی رحمتوں سے مایوس انسان اپنے لئے ایک تباہی اور ہلاکت کا منہ دیکھتا ہے) دوسرے اسی دنیا میں ان کی دستگیری کرتا ہے۔ اور ان کے لئے اپنے فضل سے ایسے اسباب مہیا کر دیتا ہے کہ وہ آگے سے زیادہ خوش حال ہو جاتے ہیں اور ان کا کوئی کام اللہ تعالےٰ ادھورا نہیں چھوڑتا اور جو کچھ کہ وہ خدا کی راہ میں کھوتے ہیں اس سے بڑھ کر ان کو دیا جاتا ہے اور اس اگلے جہان میں جو کچھ کہ وہ پاتے ہیں۔ اس کا اندازہ کرنا محال ہے۔ ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اولٰئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون یعنی ایسے لوگوں پر اللہ تعالےٰ اپنی صلوٰۃ (یعنی درود) بھیجتا ہے۔ اور اپنی رحمت ان پر نازل کرتا ہے اور اصل ہدایت یافتہ یہی لوگ ہیں۔

مذکورہ بالا آیت کے ماقبل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولٰئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے سچے ایماندار اور متقی ہونے کا اس سے بڑھ کر کوئی اور عملی ثبوت نہیں کہ جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے کسی خوف۔ بھوک۔ نقصان مال۔ نقصان جان یا نقصان ثمرات کی مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ اس پر بھی صبر کرے اور خدا کی رضا پر شاکر رہے اور ایسی مصیبت کے نازل ہونے کے وقت یہ کہے کہ ہمارا سب کچھ خدا ہی کا ہے۔ اور ہم نے خود بھی اسی کی درگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مولانا صاحب مرحوم کی بیماری میں حضرت اقدسؑ کو ابتلا کے ان تمام مدارج کو طے کرنا پڑا اور انہوں نے اعلےٰ درجہ کا نمونہ اپنے خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کی رضا پر راضی رہنے کا دکھایا۔ یہ تو حضرت اقدس کے اپنے صبر اور استقلال کا نمونہ ہے جو ہم نے دیکھا۔ دوسرا غور طلب امر یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا جو وعدہ مومنین کے ساتھ ہے اور اس صبر کے صلہ میں۔ کہ میں ان پر صلوٰۃ اور رحمت نازل کرونگا وہ حضرت اقدس کے حق میں کس طرح ہوا۔ اب میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اصل اور سچے واقعات پیش کرتا ہوں۔ (جیسے کہ میں نے محض بہبودی خلائق کے لئے جو کچھ لکھا ہے۔ سچ لکھا ہے اور خدا تعالےٰ شاہد ہے۔ کہ سچ لکھا ہے اور میں نے مبالغہ سے کام نہیں لیا اور ہرگز نہیں لیا) اور جس کسی کو کہ واقعات کی بنا پر اپنے لئے حضرت اقدس کے منجانب اللہ ہونے پر ثبوت کی تلاش ہے وہ میری بات کو سنے اور ذرا کان کھول کر سنے جس کے حضور ہم میں سے ہر ایک نے جانا ہے۔ اس لئے اگر تعصب یا دنیا کے حجاب سے حق سے روپوشی کرے گا۔ تو یہ اچھی طرح سے سمجھ لے۔ کہ وہ نہ اس جہان میں نہ اگلے جہان میں خدا کی رحمت اور فضل سے حصہ لینے کا مستحق ہوگا۔ اور وہ خدا کے مبارک چہرہ کو کبھی نہ دیکھ سکے گا۔ اور وہ اس جہان اور اگلے جہان میں خدا کی لعنت اور غضب سے حصہ لیگا۔ ربنا ولا تجعلنا منھم۔ آمین۔

حضرت اقدسؑ کو جیسے کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے اس بیماری کے ایام میں مختلف رؤیا اور الہامات کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مولوی صاحب مرحوم کی بیماری کے انجام سے اطلاع ملتی رہی۔ جس سے کہ اللہ تعالےٰ نے شروع سے ہی ان کے دل کو آہستہ آہستہ اس قضا و قدر کے قبول کرنے کے لئے تیار کیا۔٭ (جیسے کہ پہلے تفصیلاً بیان ہوچکا ہے) وفات سے چند روز پہلے یہ الہام بھی ہوا کہ تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا یعنی کیا تم اس دنیاوی زندگی کو پسند کرتے ہو (مولوی صاحب کی طرف اس میں اشارہ تھا جن کے لئے دعا کیجاتی تھی کہ شاید اللہ تعالیٰ اپنی قضا و قدر کو ٹالدے یا اس میں عرصہ تک تاخیر ڈالدے) کیونکہ ہمیشہ سے یہی طریق انبیاء علیہ السلام کا چلا آیا ہے جب کبھی کوئی مصیبت یا غم آنے والا ہوتا ہے۔ تو وہ اس کے فضل سے کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ حیات دنیا پر بہت زور نہیں دینا چاہیئے۔ یہ دنیا تو اس قابل ہے۔ کہ اس سے دل توڑ کر اس جگہ دل لگایا جاوے۔ جہاں حیات ابدی ملتی ہے۔ پھر مرحوم مولوی صاحب کی وفات سے تھوڑا عرصہ پہلے یہ الہام ہوا تھا کہ ارید الخیر یعنی میں خیر کا ارادہ رکھتا ہوں یہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس و کل جماعت کی تسلی کے لئے الہام تھا۔ جس سے مولوی صاحب کے حسن خاتمہ کی طرف اشارہ تھا اور اس میں یہ بھی اشارہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی وفات سے احمدی جماعت کو کوئی ضعف نہ پہنچنے دیگا۔ اسی کے ساتھ ہی یہ بھی الہام تھا کہ یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنی خدا ہی کی عبادت کرو۔ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ حد سے زیادہ کسی انسان سے محبت کرنی بھی ایک آدمی کو معبود بنا لینے کے برابر ہوتی ہے۔ یہ جماعت کے لئے اسی قسم کی

٭ بعض رؤیا اس قسم کے تھے کہ اس وقت ان کے معنے صحت کے سمجھے گئے تھے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ان سے درمیانی صحت مراد تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب مرحوم کو اصل مرض یعنی کاربنکل سے تو قریباً بکلی صحت دیدی تھی مگر دوسرے الہامات میں موت کی تصریح تھی اور وہی تقدیر مبرم تھی وہ اس طرح سے پوری ہوئی کہ مولوی صاحب مرحوم بالاخانہ میں رہتے تھے انکی عادت تھی کہ جب سوتے تھے اکثر مکان کے تمام دروازے کھلے رکھتے تھے۔ رات کو چپائی کھلی رہی سردی لگ گئی جس سے ذات الجنب کا عارضہ ہوگیا جس سے کہ ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ کفن میں لپیٹا گیا۔ وغیرہ ۴۷ سال کی عمر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کے الہام پورے ہوئے۔

منہ

نصیحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ جیسے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سب صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔ یعنی جو کوئی کہ محمد رسول اللہ کی پرستش کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ محمد رسول تو فوت ہو گیا مگر جو خدا کی عبادت کرتا تھا اس کے لئے خدا اب بھی اسی طرح سے زندہ ہے اور اس پر موت ہرگز اور کبھی بھی وارد نہ ہو گی۔ اس الہام میں یہ بشارت بھی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی خود ربوبیت کرے گا۔ اس سے مایوس مت ہو۔ یہ تھی خدا تعالیٰ کی صلوٰۃ اور رحمت جو حضرت اقدس پر مولوی صاحب مرحوم کی بیماری کے ابتداء سے لے کر انتہا تک ہوتی رہی۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو اس صدمہ کو صبر و استقلال و ہمت مردانہ کے ساتھ قبول کرنے کے لئے طیار کیا اور ہمیشہ سے نصرت الٰہیہ حضرت اقدس کے اسی طرح سے شامل حال رہی ہے۔ جیسے کہ وہ فرماتے ہیں۔

ہاں خداوند کریم و دلبر و محبوب من
داد و ہردم مید ہد تسکیں مرا چوں غمگسار

اور یہ اس الٰہی تسکین اور تسلی اور صلوٰۃ اور رحمت ہی کا نتیجہ تھا کہ حضرت اقدس نے اس شجاعت کے ساتھ سانحہ عظیمہ کو قبول کیا اور یہ نہیں کہ حضرت اقدس (خدانخواستہ) تصنع کے ساتھ صبر کا اظہار کرتے تھے۔ یا صبر کی تعلیم دیتے تھے۔ بلکہ میں ایمان سے کہتا ہوں کہ ان کے بدن میں قوت معلوم ہوتی تھی اور ان کے چہرہ سے اور طرز کلام سے اعلیٰ درجہ کی شجاعت کے آثار معلوم ہوتے تھے۔ اور الٰہی ربوبیت کا ایک نمایاں اثر حضرت اقدس میں معلوم ہوتا تھا یعنی اس قدر صدمہ کے بعد اس ضعیفی کے عالم میں بظاہر عام مشاہدہ کے رو سے یہ ضروری معلوم ہوتا تھا کہ حضرت اقدس (خدانخواستہ پہلے سے زیادہ کمزور ہو جاتے اور کئی دن کے بعد جا کر ان کی طبیعت سنبھلتی۔ مگر ہم نے بالکل اس کے برعکس ٭ دیکھا کہ مولوی صاحب کی بیماری کے ایام میں تو حضرت اقدس ؑ سیڑھیاں بھی چڑھ سکتے تھے اور قریب چہ ہفتہ کے جمعہ کی نماز کے لئے بھی جامع مسجد میں نہ جا سکتے تھے مگر مولوی صاحب کی وفات کے ایک دن بعد ہی ان میں اتنی قوت ہو گئی کہ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد اقصےٰ میں تشریف لے گئے اور اس کے بعد قریباً ہر روز باہر سیر کو تشریف لاتے تھے اور کئی روز تک جماعت کو اپنی ہر ایک تقریر میں صبر اور استقلال اور خدا کی رضا پر راضی رہنے کی تعلیم دیتے رہے اور سب کو ہر طرح سے تسلی اور تشفی دیتے تھے۔

خدام کو نصیحت عین اس وقت کہ ہم مولوی صاحب مرحوم کو دفن کرنے میں مشغول تھے۔ حضرت اقدس ؑ کے بڑے صاحبزادے میاں بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدس ؑ کی طرف سے پیغام لائے کہ حضور علیہ السلام نے خاکسار اور جماعت کے دیگر سارے احباب کو فرمایا کہ دفن سے فراغت حاصل کر کے چھوٹی مسجد میں آ جاویں چنانچہ سب اس جگہ جمع ہوئے اور حضرت اقدس تشریف لائے اور جماعت کو یوں مخاطب کیا۔

مومن پر جب کوئی آفت آتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے کہ اس سے بڑھ کر نہیں آیا۔ ام سلمہ کا پیارا خاوند جب مر گیا۔ اس کے دل میں خیال گزرا کہ اس سے بہتر مجھے کوئی چیز مل سکتی ہے؟ کیا ایمان بڑی چیز ہے۔ نا امید نہ ہو۔ اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور صبر کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس صبر کا اُسکو ایسا اجر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور سید کونین افضل البشر فخر الاولین والآخرین کی بیوی ہوئیں پھر اُس کو اس شکر کی قدر معلوم ہوئی۔

پھر فرمایا۔ ہمیشہ اپنے رب کا خوف دل میں رکھو اور کسی چیز سے ایسا پیار نہ کرو۔ کہ خدا کی راہ میں اُسے دینے سے تمہارے دل میں کوئی ہرج واقع ہو۔ خدا کی راہ میں ہمیشہ ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہو۔ خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے تم کو حصہ ملیگا۔ پھر فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔ یعنی صبر کرنیوالوں کے لئے حضرت اسماعیل اور ہاجرہ کے نمونہ کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔ کس طرح سے اُنپر مصائب ٹوٹ پڑیں اور کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی قدردانی کی کہ جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنی جان اور مال اور وطن اور ہر ایک چیز قربان کر دینے پر خدا کی رضا کو مقدم کیا تھا۔ انکو کیسا اجر ملا کہ ان کی ذریت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ہر ایک خیر و خوبی سے انکو حصہ دیا۔ اور اب تک انکی یادگار میں ان مقامات کو حج کے ارکان میں شامل کیا جو ہمیشہ تک یادگار رہیگا۔ پھر فرمایا کہ جو کوئی خدا کی راہ میں کچھ کھوتا ہے اسکو بہت کچھ دیا جاتا ہے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے دن ایسے حادثات اپنے صحابہ میں پیش آتے تھے جیسے کہ ہم کو مولوی صاحب مرحوم کا حادثہ پیش آیا۔ ایک روز آپ کے ستر قاری شہید کئے گئے مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو دل ہی ایسا دیا تھا۔ کہ وہ سب صدمات کی برداشت کرتے تھے۔ اور کسی کو اگر اس قدر غم پہنچتا جس قدر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا تو وہ اپنی غم سے ہلاک ہو جاتا۔ فرمایا صحابہ ہر وقت خدا کی راہ میں جان فدا کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اور دنیاوی زندگی کی مطلق کوئی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور ہر وقت شہادت کے منتظر رہتے تھے۔ قرآن کریم نے ان کا خوب نقشہ کھینچا ہے کہ منہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر۔ یعنی ان میں سے بعض ہیں کہ خدا کی راہ میں جان فدا کر چکے ہیں اور بعض ابھی انتظار میں ہیں۔ فرمایا۔ ایک صحابی کا بھائی جنگ میں شہید ہو گیا تھا۔ وہ کھجور کھانے لگا تھا۔ کہا تف ہے اے نفس تجھ پر۔ تیرا بھائی تو شہید ہو گیا ہے اور تو کھجوریں کھاتا ہے۔ کھجوریں پھینک دیں اور میدان جنگ میں جا دھسا۔ بہت لڑا اور شہید ہو گیا۔ فرمایا دنیا کی زندگی کو پیار نہ کرو۔ صحابہ کا نمونہ ہمیشہ مد نظر رکھو اور مصائب پر صبر کرو۔ خدا کی درگاہ سے نعم البدل پاؤ گے۔ فرمایا۔ ایک صحابی محنت کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس کا ایک ہی بیٹا تھا۔ اس کے پیچھے مر گیا۔ جب وہ شام کو گھر پر واپس آیا۔ اس کی بیوی (یعنی اس بچہ کی ماں نے) اس پر ظاہر نہ کیا۔ کہ تھکا ماندہ ہو کر آیا ہے اس کو صدمہ نہ ہو۔ خوش خوش اپنے خاوند کا خیر مقدم کیا۔ مثل سابق اس کو کھانا کھلایا۔ اسکی خدمت میں مصروف رہی۔ رات کو خاوند سے جماع کیا۔ فرشتہ نے آواز دی کہ اس صبر کا بدلہ ایک بچہ اللہ تعالیٰ تجھے عطا کریگا جو دیندار اور کتاب کا محافظ ہوگا۔

خدا تعالیٰ پر نظر رکھو وہی سب فضلوں کا مالک ہے وہی تمہاری دستگیری کریگا۔ جو شخص اپنے ہاتھ سے اپنی زندگی خدا کی نذر کرتا ہے اس کے اندر کوئی آلائش نہیں رہتی۔ مومن کو چاہیئے کہ خدا کو اختیار کرے اور اس زندگی کو خدا کے لئے سمجھے۔

خدا تعالیٰ دونوں پلڑوں کو دیکھتا ہے یعنی دین اور دنیا۔ مومن اور غیر مومن میں فرقان پہلے انسان اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ پھر آسمان سے نازل ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مرزا صاحب کے اس نمونہ سے ایک سبق میں نے جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے اس سلوک کا نمونہ پیش کیا ہے جو مولوی صاحب مرحوم کی علالت میں ان سے ظہور میں آیا۔ یہ ایک کافی ثبوت ہے ان کے ایک اعلیٰ درجہ کے سلطان اور مؤید من اللہ ہونے کا۔ کیا اس قسم کی وفاداری اور نباہ کبھی کسی مفتری

٭ مولوی صاحب کی بیماری کے عین آغاز کے دن یعنی جس روز پھنسی نکلی حضرت اقدس کو فزع عیسیٰ ومن معہ۔ یعنی حضرت مسیح موعود اور ان کی جماعت پر ایک بڑا اندوہناک حادثہ پیش آئیگا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولوی صاحب مرحوم کی زندگی کے اس طور سے خاتمہ کی طرف اشارہ تھا۔ جیسے کہ بیان کیا گیا۔

٭ حضرت اقدس کے ساتھ یہ قدیم سے سنت اللہ چلی آتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو بیماری اور صدمہ کے بعد اکثر اوقات فوراً پہلے سے قوت اور ہمت دیدیتا ہے اور یہ امر خارق عادت ہے میں نے خود کئی مرتبہ حضرت اقدس کو بعض عوارض میں سخت ضعف اور کمزوری کی حالت میں دیکھا۔ مگر منشا اصل عارضہ کے دور ہو جانے کے بعد انہیں پوری قوت اور طاقت پائی ہے جیسے کہ کبھی بیمار ہی نہ ہوئے تھے اور کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ بہت دنوں تک آپ کے اندر کوئی غذا نہیں گئی مگر عارضہ کے رفع ہونے کے بعد انکو ایسی طاقت میں پایا کہ جیسے کوئی عارضہ ہی نہ تھا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس عرصہ میں گویا کہ ہر وقت اعلےٰ سے اعلیٰ اغذیہ کھاتے رہے تھے اور حضرت اقدس کے نمونہ سے میں خیال کرتا ہوں کہ حضور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ والذی ہو یطعمنی ویسقین۔ یہی معنے رکھتا تھا کیونکہ اصل میں کوئی روحانی غذا دی ہوئی ہے کہ جو اس قدر کے عوارض و شدائد مصائب کے باوجود بھی ان لوگوں کی قوت کو قائم رکھتی ہے ورنہ جس قسم کی مخالفت اور تکالیف اور شدائد مصائب کی یہ ماموریں گروہ برداشت کرتا ہے اور کسی انسان کا دل و گردہ نہیں کہ سوائے خدا کے اس خاص فضل کے اسکی برداشت کر سکے۔ منہ۔

الی اللہ سے کبھی ظہور میں آیا ہے۔ اور ایسی شہادت حضرت اللہ تعالیٰ کی پہلی تو کل اور بھروسہ اور اس کی قضا سے کامل صلح کا نمونہ جو مین نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے کیا یہ کبھی ایسے انسان سے ظہور میں آیا ہے جو مؤید من اللہ نہ ہو بلکہ اس پر افترا کرنے والا ہو؟ خوب سوچو اور غور کرو! اور اللہ تعالیٰ سے استقامت چاہو کہ وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائے۔ اور دعا کرو کہ خدا کے مامور کی مخالفت یا اس کی صحبت سے بے بہرہ رہنے کی حالت میں خاتمہ نہ ہو جائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو مر جاوے اور اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے وہ جہالت یعنی بے ایمانی کی موت مرتا ہے اور مومن کیلئے یہ سخت محرومی کا موجب ہے۔ کہ اس کا خاتمہ اس طور سے ہو۔

مبارک وہ ہیں جو سعید الفطرت ہیں ان کے لیے بشارت ہو۔ کہ وہ ضرور خدا کے فضل سے ہدایت پاوینگے چاہیئے کہ وہ خدا کی جناب میں دعا میں لگے رہیں اور اس سے ہر وقت استقامت چاہیں۔ آمین۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

رسید مژدہ ز غیبم کہ من ہماں مردم
کہ او مجدد ایں دیں و رہنما باشد
لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد
عجب مدار اگر خلق سوئے ما بدوند
کہ ہر کجا کہ غنی مے بود گدا باشد
گلے کہ روئے خزاں را گہے نخواہد دید
بباغ ماست اگر قسمت رسا باشد
منم مسیح بیانگ بلند مے گویم
منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد
مقدر است کہ روزے بریں اویم زمین
ہزار ہا دل و جاں بر رہم فدا باشد
زمین مردہ ہمیں خواست عیسوی الانفاس
ز وعظ بے عملاں خود اثر کجا باشد
کشادہ اند در فضل گر کنوں نائی
زنامساعدئے بخت نارسا باشد

(باقی آئندہ)

ریویو

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شائقین قرآن شریف کو مژدہ

لغات القرآن کا پہلا حصہ چھپکر شائع ہو گیا

قرآن شریف خدا کی پاک کتاب عربی زبان میں ہے اور ہر مسلمان کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے معانی کو سمجھے اور اس پر عمل کرے اہل ہند کے واسطے یہ امر مشکل ہے جب تک کہ قرآن شریف کی لغات کے ترجمہ سے ان کو آگاہی حاصل نہ ہو۔ پھر کسی زبان کی لغات کی پوری تشریح اس کا تثنیہ اور جمع اور اس کی مثالیں صرف اسی زبان میں بیان ہو سکتی ہیں دوسری زبان میں بیان نہیں ہو سکتیں۔ ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر عرب صاحب شیخ عبدالحی کے دل میں خیال آیا کہ لغات القرآن کی ایک ایسی جامع کتاب طیار کی جاوے جو باوجود ان تمام صفات کے پھر اہل ہند کے واسطے مفید ہو سکے یہ بات صرف اس طرح سے حاصل ہو سکتی تھی کہ کتاب عربی میں ہو اور ساتھ ساتھ ترجمہ اس کا اردو میں ہو۔ عربی تو عرب صاحب کی مادری زبان تھی اور پھر حضرت مولوی نور الدین صاحب کا کتب خانہ ان مخدوم کی مہربانی سے ان کے لئے کھلا تھا۔ لیکن اردو کے واسطے انہوں نے ایک لائق سند یافتہ اور معزز عالم مولوی محمد سرور شاہ صاحب مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام کو اپنے ساتھ ملایا۔ اور بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ ایک کتاب لغات القرآن کو طیار کیا ہے۔ جس کے چھپانے پر ایک زر کثیر خرچ ہوا ہے۔ کتاب تمام حروف یعنی الف سے ض تک ۴۰۰ صفحہ میں پوری ہو گئی ہے اور بعض دوستوں کے مشورے سے اس کو حصہ اول کر کے شائع کر دیا گیا ہے اور باوجود اس قدر ضخامت اور اس قدر محنت اور خرچ کے قیمت صرف عہ رکھی گئی ہے چونکہ اس کتاب کو سب نے بہت پسند کیا ہے اور صرف ۸۰۰ جلد چھپوائی گئی ہے۔ اس واسطے جو صاحبان خریدنا چاہیں جلد درخواستیں بنام مصنف صاحب بمقام قادیان ارسال فرماویں۔ دوسرا حصہ زیر طبع ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ وی پی منگوانا زیادہ محفوظ امر ہے۔ والسلام

ایک تحریک

میری [illegible] صاحب [illegible] یہ تحریک [illegible] کہ اخبار کا کوئی ایک لاکھ پرچہ چھپوا کر تقسیم کیا جائے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسا عملی رنگ پیش کریں جس سے یہ اشاعت بھی ہو جائے اور کارخانہ اخبار پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ - مینجر

درس قرآن

بعض دوستوں کی تحریک پر جن میں ایک ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ہیں۔ ہم اس خیال میں ہیں کہ درس کی خاطر اخبار کے ساتھ چند صفحات اور بڑھائے جاویں جن میں صرف درس قرآن ہی ہو۔ علاوہ اس کے جو ہمیشہ ہوا کرتا ہے جو صاحب چاہیں ان صفحات کو خرید فرماویں اور چندہ نہ چاہیں۔ ناظرین صاحب پروپرائیٹر کے ساتھ بھی اس معاملہ میں خط و کتابت ہو رہی ہے اور ناظرین اخبار کی بھی رائے طلب کی جاتی ہے۔ - مینجر

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت خیر و عافیت سے ہیں اور عموماً روزانہ صبح اور نماز ظہر و عصر کے وقت باہر بیٹھتے ہیں۔

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے درس کا نیا دور شروع کیا ہے۔ اس دور میں آں مخدوم بالخصوص ہر درس میں یہ دکھا رہے ہیں کہ سارا قرآن شریف سورہ الحمد کی تفسیر ہے۔

۳۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے پیر گولڑوی کے جواب میں ایک رسالہ مختصر لکھا ہے اور اس میں پیر صاحب کی بیماری کے علاج کے واسطے ایک لطیف نسخہ بھی لکھا ہے۔

عام اخبار

ہولناک آتش فشانی اور زلزلہ۔ اٹلی و یورپ میں ہفتہ گذشتہ کو سخت زلزلہ آیا اور غضب کی آتش فشانی ہوئی تمام رصدگاہ اور ریلوے برباد ہو گئی۔ چند سائنس دان عین وقت پر جان بچا کر گئے۔ کئی دیہات منہدم ہو گئے۔ کوہ وسوویس سے ۳۴ میل تک چاروں طرف اندھیرا چھا رہا ہے۔ ۹ تاریخ کو آتش فشانی تھم گئی اور ہر چند نیپلز پر خاک برسنا بند ہے مگر بھونچال آ رہے ہیں۔ جن سے بے شمار جانیں اور سینکڑوں مکانات تہ زمین ہو گئے ہیں۔ نیپلز کے در و دیوار اور چھتوں پر کئی کئی انچ خاک جم گئی۔ ندی لاوا جو ۲۰ فٹ گہری اور ۶ فٹ چوڑی تھی۔ چلنے سے بند ہو گئی۔ ڈیوک آف اوسٹا نے امن قائم رکھنے اور تباہ شدوں کو مدد دینے کے لئے فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ اجنبی خبر ہے کہ شاہ عمانوئیل اٹلی بذات خاص وسوویس پہونچے۔ راکھ کے انباروں۔ سڑکوں کی بربادی اور بے شمار لاشوں کو دیکھکر بہت متاثر ہوئے۔ نظارہ جگر خراش تھا۔

ژالہ باری سے نقصان کان پور میں اس غضب کی ژالہ باری ہوئی کہ اسٹیشن پر سگنل کے چند ستون بھی گر پڑے۔

امرت سر میں ژالہ باری سے فصلوں کا نقصان ہوا سیالکوٹ میں بھاری بارش نے نقصان پہنچایا ہے۔

پچھلے ہفتہ مختتمہ ۹۔ اپریل میں ہندوستان میں وبا طاعون سے قریب ۲۰ ہزار مرے (۱۹۰۲۷)

پچھلے ہفتے طاعون سے پنجاب میں ۱۴۲۸۵ فوتیاں تھیں صوبجات متحدہ میں ۴۰۲۰ فوتیاں

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اصل ہندوستانیوں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک شے کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمۂ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کرتے ہی فوراً اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸/

سفوف دندان۔ اب آپکو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سفوف کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت گئے مسوڑے ہیں درد ہو یا خون آتا ہو دانت جیسے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں پس آتی ہو ایک دفعہ لگانے سے بفضلہ چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے صرف ۸/

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیں کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام ملب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے بانہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہو تو یکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲/۳ (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱⅜
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱⅜	۱½
فی سطر	۸	۲½	۲½	۱	۲/

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بیفائدہ خط و کتابت کر کے نیمیں طرفین کا حرج ہے۔
(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔
(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینیکے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی
(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتمیں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔
(۵) اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی
(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۶/ فیصدی لیا جائیگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸/ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔
(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کی ضمیمہ کا نوٹ دیدیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین بدر کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲/ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گی جو گھر میں عورتوں کے متعلق کہی جاتی ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعائت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھکر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی دریدہ دہنی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب کے لئے ارباب تک رعائت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۵۲ صفحہ ۸/ اختیار الاسلام ہر سہ حصہ عہ

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوریوں کو دور کرتی اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بناتی ہیں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین۔ سٹرکنیا۔ کوکا۔ کس وامیکا۔ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام۔ سرعت۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈ ان انگلینڈ" تا کہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے قیمت فی شیشی ۵۰ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس کے آدمی گھبرا جاتے ہیں۔ اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکہ مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے دانا ملک برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی نو انگشت اعضا کی اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں ہا لوگوں مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تا کہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تا کہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض ہو دور ہو۔

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔